قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

کہا ف١٥٩ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف١٦٠ کہا اس

اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے

لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَآ

تمہارا عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف١٦١

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

ان دہقانوں سے کھانا مانگا انہوں نے دعوت دینی قبول نہ کی ف١٦٢ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی

فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ

کہ گرا چاہتی ہے اس بندہ نے ف١٦٣ اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ف١٦٤ کہا یہ ف١٦٥ میری اور

بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾

آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف١٦٦

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ

وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی ف١٦٧ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے

اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَ

عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ف١٦٨ کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا ف١٦٩ اور

اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا

وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

وَّكُفْرًا ۚ ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ

چڑھاوے ف١٧٠ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف١٧١ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں

رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ

قریب عطا کرے ف١٧٢ رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف١٧٣ اور اس کے نیچے ان کا خزانہ

ف١٥٩ حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ ف١٦٠ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف١٦١ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے ف١٦٢ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت قتادہ رض سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے۔ جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے۔

ف١٦٣ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک لگا کر اپنی کرامت سے۔

ف١٦٤ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی۔ ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے۔

ف١٦٥ وقت یا اس مرتبہ کا انکار

ف١٦٦ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کر دوں گا۔

ف١٦٧ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کر سکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو۔

ف١٦٨ کہ انھیں واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا۔ کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا۔

ف١٦٩ اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا اس لیے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کے لیے بچ رہے

ف١٧٠ اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہو جائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب سے تھا۔ کہ وہ باعلامِ الٰہی اس کے حالِ باطن کو جانتے تھے حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حالِ باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انھیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انھیں گراں گزرا اور انھوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا کافر ہے کبھی اللہ پر ایمان نہ لائیگا (جمل) ف١٧١ بچہ گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور ف١٧٢ جو والدین کے ساتھ طریقِ ادب و حسنِ سلوک اور مودّت و محبت رکھتا ہو۔ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو ہدایت دی بندے کو چاہیئے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے ف١٧٣ جن کے نام اصرم اور صریم تھے۔

تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا

تھاف١٧٤ اور اُن کا باپ نیک آدمی تھاف١٧٥ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی

وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ

کو پہنچیں ف١٧٦ اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف١٧٧

ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ ﴿٨٢﴾ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي

یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکاف١٧٨ اور تم سے ف١٧٩ ذوالقرنین کو

الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي

پوچھتے ہیں ف١٨٠ تم فرماؤ میں تمھیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بے شک ہم نے اسے زمین میں

الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا

قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ف١٨١ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلاف١٨٢ یہاں تک کہ

بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ

جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایاف١٨٣ اور وہاں ف١٨٤ ایک

عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ

قوم ملی ف١٨٥ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو تو انھیں سزا دے ف١٨٦ یا ان کے ساتھ

تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ

بھلائی اختیار کرے ف١٨٧ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیاف١٨٨ اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ف١٨٩

يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گاف١٩٠ وہ اسے بری مار دیگا اور جو ایمان لایا اور نیک کام

صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ ﴿٨٨﴾ ثُمَّ

کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے ف١٩١ اور عنقریب ہم اسے آسان کام کہیں گے ف١٩٢ پھر

اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى

ایک سامان کے پیچھے چلاف١٩٣ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اسے ایسی قوم پر نکلتا

ف١٧٤ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے اس کا حال عجیب ہے۔ جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے۔ اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لکھا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کی اس کے لیے خوشی جسے میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی اس کے لیے تباہی جس کو شر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔

ف١٧٥ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا حضرت محمد ابن منکدر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے (سبحان اللہ)

ف١٧٦ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی اور توانا ہو جائیں۔

ف١٧٧ بلکہ بامر الٰہی و الہام خداوندی کیا۔

ف١٧٨ بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انھوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے۔ علاوہ بریں یہ کہ اہل کتاب اس کے قائل ہیں۔ کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں، بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبہ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں اور مشائخ صوفیہ و اصحاب عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا واللہ تعالیٰ اعلم (خازن)

ف١٧٩ ابوجہل وغیرہ کفار مکہ یا یہود بہ طریق امتحان۔

ف١٨٠ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ انھوں نے اسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب لواء تھے، دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسم مبارک حضرت امام مہدی ہے ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انھیں محبوب بنایا ف١٨١ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور دشمنوں کے محاربہ میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا ف١٨٢ سبب وہ چیز ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا ف١٨٣ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولاد سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پئے گا اور اس کو موت نہ آئے گی یہ دیکھ کر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب

مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمہ حیات تک پہنچ گئے اور انھوں نے پانی بھی پی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا اور انھوں نے نہ پایا اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے، وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہنچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا وہاں انھیں آفتاب وقت غروب ایسا نظر آیا کہ گویا وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے ف۱۸۴ اس چشمہ کے پاس ف۱۸۵ جو شکار کیے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اس کے سوا اس کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا۔ اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے ف۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے ف۱۸۷ اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں

ف۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا۔

ف۱۸۹ قتل کریں گے یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے ف۱۹۰ قیامت میں

ف۱۹۱ یعنی جنت ف۱۹۲ اور اس کو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں دشوار نہ ہوں۔ اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۹۳ جانب مشرق میں۔

ف۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے۔

ف۱۹۵ فوج لشکر آلات حرب سامان سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امور مملکت کے سرانجام کی لیاقت۔

ف۱۹۶ مفسرین نے کذٰلک کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا، کیونکہ یہ لوگ بھی ان کی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے ان کے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے ان کو تعذیب کی۔

ف۱۹۷ جانب شمال میں (خازن) ف۱۹۸ کیونکہ ان کی زبان عجیب و غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بمشقت بات کی جا سکتی تھی ف۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے، درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے انکی شکایت کی کہ وہ ف۲۰۰ تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں ف۲۰۱ یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف۲۰۲ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو ف۲۰۳ ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے، فرمایا

قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا

پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ف۱۹۴ بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا ف۱۹۵

لَدَيۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ

سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۷ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا

وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوۡا يٰذَا

اُن سے اُدھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۹۸ انہوں نے کہا

الۡقَرۡنَيۡنِ اِنَّ يَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَهَلۡ

اے ذوالقرنین بیشک یاجوج و ماجوج ف۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ

نَجۡعَلُ لَكَ خَرۡجًا عَلٰۤى اَنۡ تَجۡعَلَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا

کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر

مَكَّنِّىۡ فِيۡهِ رَبِّىۡ خَيۡرٌ فَاَعِيۡنُوۡنِىۡ بِقُوَّةٍ اَجۡعَلۡ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ رَدۡمًا ۙ﴿۹۵﴾

مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۲۰۱ تو میری مدد طاقت سے کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں

اٰتُوۡنِىۡ زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ قَالَ انْفُخُوۡا ؕ

ف۲۰۳ میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کر دی کہا دھونکو

حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِىۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ قِطۡرًا ؕ﴿۹۶﴾ فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا

یہاں تک کہ جب اُسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا انڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج

اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَهٗ نَقۡبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحۡمَةٌ مِّنۡ

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ف۲۰۵ یہ میرے رب کی رحمت

رَّبِّىۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّىۡ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّىۡ حَقًّا ؕ﴿۹۸﴾

ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا ف۲۰۶ اُسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ف۲۰۷

وَتَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِىۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ

اور اس دن ہم انھیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آویگا اور صور پھونکا جائے گا ف۲۰۸

ف۲۰۴ اور بنیاد کھدوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔ ف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ ف۲۰۶ اور یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت آ پہنچے گا قریب قیامت ف۲۰۷ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب اُن کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے ان شاء اللہ۔ ان شاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہو گا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انھیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے، قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے

ان کو کھا جائیں گے۔ مکّہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انھیں ہلاک کرے گا۔ اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے۔ جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔

فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾

تو ہم سب کو ف٢٠٩ اکٹھا کر لائیں گے اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ف٢١٠

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

وہ جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا ف٢١١ اور حق بات سُن نہ سکتے تھے

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ

ف٢١٢ تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو ف٢١٣ میرے سوا حمایتی

اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بنالیں گے ف٢١٤ بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمھیں بتا دیں کہ

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف٢١٥ اُن کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی ف٢١٦

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں یہ لوگ جنھوں نے اپنے رب

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف٢١٧ تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن

وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ

کوئی تول نہ قائم کریں گے ف٢١٨ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انھوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی

هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ

ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

کی مہمانی ہے ف٢١٩ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ف٢٢٠

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب

ف٢٠٨ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج کا نکلنا قربِ قیامت کے علامات میں سے ہے۔

ف٢٠٩ یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لیے روزِ قیامت۔

ف٢١٠ کہ اس کو صاف دیکھیں۔

ف٢١١ اور وہ آیاتِ الٰہیہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے۔

ع ١١ ٢

ف٢١٢ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث۔

ف٢١٣ مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے۔

ف٢١٤ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بے شک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے۔

ف٢١٥ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کر کے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و نوال سے نوازے جائیں گے۔ مگر بجائے اس کے ہلاکت بربادی میں پڑے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع میں عزلت گزین رہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہلِ حرورا یعنی خوارج ہیں۔

ف٢١٦ اور عمل باطل ہو گئے۔

ف٢١٧ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث و حساب و ثواب و عذاب کے منکر رہے۔

ف٢١٨ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بروزِ قیامت بعضے ایسے لوگ اعمال لائیں گے جو ان کے خیالوں میں مکّہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا۔

ف٢١٩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرش رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے۔

ف٢٢٠ جس طرح دُنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضل الٰہی سے انھیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانت حاصل ہے۔

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا

ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اُسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶

يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ

ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا ف۱۳۷ اور اللہ کے سوا اور خدا بنا لیے ف۱۳۸ کہ وہ انھیں زور دیں

عِزًّا ۙ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ

ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ف۱۴۱ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے

تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ

ف۱۴۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے ف۱۴۳ کہ وہ انھیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۴۴ تو تم ان پر جلدی نہ

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ

کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں ف۱۴۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے

وَفْدًا ۙ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ

مہمان بنا کر ف۱۴۶ اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے ف۱۴۷ وہ لوگ شفاعت کے مالک

اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ

نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے ف۱۴۸ اور کافر بولے ف۱۴۹ رحمٰن نے اولاد اختیار

وَلَدًا ﴿۸۸﴾ ؕ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۙ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ

کی بے شک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور

تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾

زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھہ کر ف۱۵۱ اس پر کہ انھوں نے رحمٰن کے لیے اولاد بتائی

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ ؕ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس

وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ ؕ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ ؕ

کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے ف۱۵۳ بے شک وہ انکا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے ف۱۵۴

ف۱۳۵ ایسا نہیں ہے تو ف۱۳۶ یعنی مال و اولاد ان سب سے اس کی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اُٹھ جائے گا اور ف۱۳۷ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائے گا ف۱۳۸ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ف۱۳۹ اور ان کی مدد کریں اور انھیں عذاب سے بچائیں۔

ف۱۴۰ ایسا ہو ہی نہیں سکتا

ف۱۴۱ بت جنھیں یہ پوجتے تھے۔

ف۱۴۲ انھیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں زبان دے گا اور وہ کہیں یارب انھیں عذاب کر

ف۱۴۳ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا۔

ف۱۴۴ اور معاصی پر ابھارتے ہیں۔

ف۱۴۵ اعمال کی جزا کے لیے یا سانسوں کی فنا کے لیے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لیے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔

ف۱۴۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمنین متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور انکی سواریوں پر طلائی مرصع زینیں اور پالان ہوں گے

ف۱۴۷ ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب ان کے کفر کے

ف۱۴۸ یعنی جنھیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کے لیے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔

ف۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ

ف۱۵۰ اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شنیع کلمہ تم نے مُنہ سے نکالا

ف۱۵۱ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کر دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان زمین پہاڑ وغیرہ تمام خلق پریشانی سے بے چین ہو گئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی۔ ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ بیان فرمائی ف۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کیلئے اولاد ہونا محال ہے، ممکن نہیں۔ ف۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں ف۱۵۴ سب اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفاس ایام آثار اور تمام احوال اور جملہ امور اس کے شمار میں ہیں اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں۔

ف۱۵۵ بغیر مال و اولاد اور معین و ناصر کے ف۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائیگا اور اپنے بندوں کے دل میں اُن کی محبت ڈال دیگا، بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے، جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں انکی محبوبیت کی دلیل ہیں ف۱۵۷ تکذیب انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی امتیں ہلاک کیں۔

ف۱۵۸ وہ سب نیست و نابود کردیئے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا حاضر ہوگا ف۱۵۵ بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کردے گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس

الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۵۷ کیا تم

قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع

ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو ف۱۵۸

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ طٰہٰ مکیہ ہے اور اس میں ایک سو پینتیس آیات اور آٹھ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۳﴾

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف۲ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو ف۳

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى

اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا اس نے

الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے

وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿۷﴾

بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اُسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿۸﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

ہے ف۵ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی

مُوْسٰى ﴿۹﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ

ف۷ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں تمہارے لیے

ف۱ سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے اس میں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حرف ہیں۔

ف۲ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اُٹھاؤ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکم الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رہا کرتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے

ف۳ وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا۔

ف۴ جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات زمین و تحت الثریٰ کچھ ہو کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے

ف۵ سر یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنیوالا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اسکا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسانوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس سے زیادہ پوشیدہ ربانی اسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا۔ آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح افعال سے پرہیز کرنا چاہیئے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہر ہو یا باطن اللہ سے چھپی نہیں وہ جزاء عطا فرمائے گا تفسیر بیضاوی میں قول سے ذکر الٰہی اور دُعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دُعا میں جہر اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لیے ہے۔

ف۶ وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدد عبارات تعدد معنیٰ کو مقتضی نہیں ف۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجہ علیاء پاتے ہیں وہ ادائے فرائض نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے۔ اور آپ نے بادشاہان شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطع مسافت اختیار فرمائی، بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا، سردی شدت کی تھی۔ آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی۔

وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اُس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے، جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو ف۹ کہ اس میں تواضع اور بقعہ معظمہ کا احترام اور وادیٔ مقدس کی خاک سے حصولِ برکت کا موقع ہے۔ ف۱۰ طویٰ وادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ

اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب آگ کے پاس آیا ندا فرمائی گئی

یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

اے موسیٰ بے شک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بے شک تو پاک جنگل طویٰ میں

طُوًى ﴿ط ۱۲﴾ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا

اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ

کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ ف۱۲ بے شک قیامت آنے والی ہے قریب تھا

اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا

کہ میں اسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴ تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ باز نہ

مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ

رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہو جائے اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے

یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى

اے موسیٰ ف۱۷ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا

غَنَمِیْ وَ لِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا

ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ فرمایا اسے ڈال دے اے موسیٰ تو موسیٰ نے ڈال

فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٚ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا

دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہو گیا ف۲۰ فرمایا اسے اٹھا لے اور ڈر نہیں اب ہم اسے پھر پہلی طرح کر دیں گے

الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَ اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ

ف۲۱ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲ خوب سپید نکلے گا بے کسی

سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿ۚ۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى

مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴ کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں فرعون کے پاس

آیا ف۱۱ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے سنی اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بن گیا، سبحان اللہ۔

ف۱۲ تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔

ف۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی۔

ف۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا ہے۔

ف۱۵ اے اُمت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی اُمت ہے (مدارک)

ف۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو

ف۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ)

ف۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اس کا نام نبعہ تھا

ف۱۹ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفعہ کرنے اور اعداء سے محاربہ میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعم الٰہیہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

ف۲۰ اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے۔

ف۲۱ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا، حتیٰ کہ آپ نے اپنا دست مبارک اُس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا، اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا ف۲۲ یعنی کف دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالیے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا اور ف۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے رات اور دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے۔ جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دستِ اقدس حالتِ سابقہ پر آجاتا۔ ف۲۴ آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجیے۔

ف ٢٥ رسول ہو کر ف ٢٦ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور الوہیت کا دعوٰی کرنے لگا ف ٢٧ اور اسے تحمل رسالت کے لیے وسیع فرمادے۔ ف ٢٨ جو خورد سالی میں آگ کا انگارا منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے تو چاہے تو تجربہ کرلے اس تجربہ کے لیے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے یاقوت لینا چاہا، مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہوگئی اس کے لیے آپ نے یہ دعا کی۔ ف ٢٩ جو میرا معاون اور معتمد ہو۔

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿٢٥﴾ وَیَسِّرْ لِیْ

جا ف ٢٥ اس نے سر اٹھایا ف ٢٦ عرض کی اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے ف ٢٧ اور میرے لیے میرا کام

اَمْرِیْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿٢٧﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّیْ

آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے ف ٢٨ کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے لیے میرے

وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ

میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ف ٢٩ وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر اور اُسے میرے کام میں

اَمْرِیْ ﴿٣٢﴾ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿٣٥﴾

شریک کر ف ٣٠ کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں ف ٣١ بیشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ف ٣٢

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿٣٧﴾

فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے عطا ہوئی اور بے شک ہم نے ف ٣٣ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا

اِذْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ

جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا ف ٣٤ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ف ٣٥ ڈال دے

فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ

تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اُسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن ف ٣٦ اور

اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَیْنِیْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ

میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی ف ٣٧ اور اس لیے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ف ٣٨ تیری بہن چلی ف ٣٩

فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ

پھر کہا کیا میں تمھیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش کریں ف ٤٠ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اس

عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ

کی آنکھ ف ٤١ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف ٤٢ اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف ٤٣ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے

فُتُوْنًا ۫ۗ فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ

خوب جانچ لیا ف ٤٤ تو تو کئی برس مدین والوں میں رہا ف ٤٥ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر ہوا

ف ٣٠ یعنی امر نبوت و تبلیغ رسالت میں۔

ف ٣١ نمازوں میں بھی اور خارج نماز بھی۔

ف ٣٢ ہمارے احوال کا عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے۔ ف ٣٣ اس سے قبل

ف ٣٤ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انھیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا۔

ف ٣٥ یعنی نیل میں۔

ف ٣٦ یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کر دیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہوگیا اور عقل و حواس بجا نہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہوگیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف ٣٧ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کر دیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اُسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔

ف ٣٨ یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے ف ٣٩ جس کا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے، جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کیلئے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے ف ٤٠ ان لوگوں نے اس کو منظور کیا اور وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا ف ٤١ آپ کے دیدار سے ف ٤٢ یعنی غم فراق دور ہو اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف ٤٣ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ ١٢ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا ف ٤٤ محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر ف ٤٥ مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفورا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔

يٰمُوْسٰى ۝٤٠ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝٤١ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ

اے موسیٰ ف۴۶ اور میں نے تجھے خاص اپنے لیے بنایا ف۴۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۸

وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝٤٢ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣ فَقُوْلَا لَهٗ

لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا تو اس سے نرم بات

قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ

کہنا ف۴۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے ف۵۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک

يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝٤٥ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ

ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۵۱ سنتا اور

اَرٰى ۝٤٦ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ

دیکھتا ف۵۲ تو اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولاد یعقوب کو ہمارے ساتھ

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ

چھوڑ دے ف۵۳ اور انھیں تکلیف نہ دے ف۵۴ بیشک ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں ف۵۵ اور سلامتی اسے جو ہدایت

الْهُدٰى ۝٤٧ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ

کی پیروی کرے ف۵۶ بے شک ہماری طرف وحی ہوئی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ف۵۷ اور منہ

تَوَلّٰى ۝٤٨ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝٤٩ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ

پھیرے ف۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق

شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝٥٠ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝٥١ قَالَ

صورت دی ف۵۹ پھر راہ دکھائی ف۶۰ بولا ف۶۱ اگلی سنگتوں کا کیا حال ہے ف۶۲ کہا ان

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝٥٢ الَّذِيْ جَعَلَ

کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف۶۳ میرا رب نہ بہکے اور نہ بھولے وہ جس نے تمہارے

لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے پانی

ف۴۶ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے ف۴۷ اپنی وحی اور رسالت کے لیے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرف کرے اور میری حجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو ف۴۸ یعنی معجزات ف۴۹ یعنی اسکو بہ نرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لیے تھا کہ اس نے بچپن میں آپکی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دخول جنت میسر آئے گا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کیے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ھامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھ کو عاقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے، بندہ بنا چاہتا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے، فرعون نے کہا تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السّلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں۔ چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انھیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی۔

ف۵۰ یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہیئے تاکہ آپ کے لیے اجر اور اس پر الزام حجت اور قطع عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیر الٰہی ہے۔

ف۵۱ اپنی مدد سے۔

ف۵۲ اس کے قول و فعل کو۔

ف۵۳ اور انھیں بندگی و اسیری سے رہا کر دے۔

ف۵۴ محنت و مشقت کے سخت کام لے کر۔

ف۵۵ یعنی معجزے جو ہمارے صدق نبوت کی دلیل ہیں فرعون نے کہا وہ کیا ہیں تو آپ نے معجزہ ید بیضا دکھایا۔

ف۵۶ یعنی دونوں جہان میں اس کے لیے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔

ف۵۷ ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے۔

ف۵۸ ہماری ہدایت سے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ف۵۹ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے پاؤں کو اس کے قابل کہ چل سکے زبان کو اس کے مناسب کہ بول سکے آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے کان کو ایسی کہ سن سکے ف۶۰ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لیے اللّٰہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے۔ ف۶۱ فرعون ف۶۲ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قوم نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جانے کے منکر تھے اور اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۶۳ یعنی لوح محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب ہیں روز قیامت انھیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔

ف٦٤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہوگیا اب اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ کو خطاب کرکے اس کی تتمیم فرماتا ہے ف٦٥ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگتوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لیے بعض جانوروں کے لیے۔

مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ

اتارا ف٦٤ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ف٦٥ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ

چراؤ ف٦٦ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ف٦٧ اور اسی میں

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ

تمہیں پھر لے جائیں گے ف٦٨ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ف٦٩ اور بیشک ہم نے اُسے ف٧٠ اپنی سب نشانیاں ف٧١

وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ف٧٢ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکال دو اے موسیٰ

فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ

ف٧٣ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ف٧٤ تو ہم میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ

نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَاَنْ

ہم بدلہ لیں نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ میلے کا دن ہے ف٧٥ اور یہ کہ لوگ

یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

دن چڑھے جمع کیے جائیں ف٧٦ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں اکٹھے کیے ف٧٧ پھر آیا ف٧٨

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ

ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ف٧٩ کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ

دے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ف٨٠ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہو گئے

وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰكُمْ

ف٨١ اور چھپ کر مشورت کی بولے بیشک یہ دونوں ف٨٢ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَیَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ

اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں پکا کر لو

ف٦٦ یہ امر اباحت اور تذکیر نعمت کے لیے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لیے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کرکے۔

ف٦٧ تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔

ف٦٨ تمہاری موت و دفن کے وقت۔

ف٦٩ روزِ قیامت

ف٧٠ یعنی فرعون کو۔

ف٧١ یعنی کل آیات تسع جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔

ف٧٢ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبولِ حق سے انکار کیا اور

ف٧٣ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ۔

ف٧٤ اور جادو میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہوگا۔

ف٧٥ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کرکے جمع ہوتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشورا یعنی دسویں محرم کا تھا۔ اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لیے معین فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا۔ اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے، نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لیے ایسا ہی وقت مناسب ہے، جبکہ اطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں ف٧٦ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے

ف٧٧ کثیر التعداد جادوگروں کو جمع کیا۔

ف٧٨ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر۔

ف٧٩ کسی کو اس کا شریک کرکے۔

ف٨٠ اللہ تعالیٰ پر ف٨١ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہو گئے، بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں ف٨٢ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون۔

ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ﴿٦٤﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا

پھر پرا باندھ کر آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا بولے ف٨٣ اے موسیٰ یا

أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۖ فَإِذَا

تو تم ڈالو ف٨٤ یا ہم پہلے ڈالیں ف٨٥ موسیٰ نے کہا بلکہ تمھیں ڈالو ف٨٦ جبھی

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ف٨٧

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ

تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی

الْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ

غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے ف٨٨ اور ان کی بناوٹوں کو نگل جائیگا وہ جو

سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا

بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آئے ف٨٩ تو سب جادوگر سجدے میں گرا لیے گئے بولے

آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ

ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے ف٩٠ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں

لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَ

تمھیں اجازت دوں بیشک وہ تمھارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ف٩١ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمھارے ایک طرف

أَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ

کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا ف٩٢ اور تمھیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے

أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ

کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیر پا ہے ف٩٣ بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو

الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ

ہمارے پاس آئیں ف٩٤ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک جو تجھے کرنا ہے ف٩٥ تو اس دنیا ہی کی

ف٨٣ جادوگر ف٨٤ پہلے اپنا عصا ف٨٥ اپنے سامان ابتدا کرنا، جادوگروں نے ادبًا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انھیں دولت ایمان سے مشرف فرمایا۔

ف٨٦ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے، تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو، چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کر دی۔

ف٨٧ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھ سکیں۔

ف٨٨ یعنی اپنا عصا۔

ف٨٩ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام نے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی۔

ف٩٠ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا، جن لوگوں نے ابھی کفر و جحود کے لیے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انھوں نے شکر و سجود کے لیے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں۔ منقول ہے کہ اس سجدے میں انھیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انھوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لیے۔

ف٩١ یعنی جادو میں وہ استادِ کامل اور تم سب سے فائق ہے (معاذ اللہ)

ف٩٢ یعنی داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں۔

ف٩٣ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العلمین کا فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر۔ ف٩٤ ید بیضا اور عصائے موسیٰ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسّے اور لاٹھیاں کہاں گئیں، بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بیّنات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے۔ ف٩٥ ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں۔

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ

زندگی میں تو کرے گا ف٩٦ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں

مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ

مجبور کیا جادو پر ف٩٧ اور اللہ بہتر ہے ف٩٨ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف٩٩ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف١٠٠ ہو کر

جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ

آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف١٠١ نہ جیئے ف١٠٢ اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

کیے ہوں ف١٠٣ تو انھیں کے درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ

نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا ف١٠٤ اور بیشک

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي

ہم نے موسیٰ کو وحی کی ف١٠٥ کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل ف١٠٦ اور ان کے لیے دریا میں

الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

سوکھا راستہ نکال دے ف١٠٧ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ خطرہ ف١٠٨ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے

بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ

لشکر لے کر ف١٠٩ تو انھیں دریا نے ڈھانپ لیا، جیسا ڈھانپ لیا ف١١٠ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا

وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ

اور راہ نہ دکھائی ف١١١ اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے تم کو تمھارے دشمن ف١١٢ سے نجات دی اور

وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾

تمھیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا ف١١٣ اور تم پر من اور سلویٰ اتارا ف١١٤

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ

کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمھیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ف١١٥ کہ تم پر میرا غضب

ف٩٦ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا، پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی۔

ف٩٧ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لیے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انھیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انھوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں۔ اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے۔ یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں۔ کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا، مگر فرعون نے انھیں جادو کرنے پر مجبور کیا۔ اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔

ف٩٨ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں۔

ف٩٩ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر۔

ف١٠٠ یعنی کافر مثل فرعون کے۔

ف١٠١ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے۔

ف١٠٢ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے۔

ف١٠٣ یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انھوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کیئے ہوں، فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں۔

ف١٠٤ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے۔

ف١٠٥ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا۔

ف١٠٦ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر کے پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر۔

ف١٠٧ اپنا عصا مار کر۔

ف١٠٨ دریا میں غرق ہونے کا موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہو گئے۔

ف١٠٩ جن میں چھ لاکھ قبطی تھے ف١١٠ وہ غرق ہو گئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہو گیا ف١١١ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا۔

ف١١٢ یعنی فرعون اور اس کی قوم ف١١٣ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے ف١١٤ تیہ میں اور فرمایا ف١١٥ ناشکری اور کفران نعمت کر کے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کر کے یا ایک دوسرے پر ظلم کر کے۔

غَضَبِیْ ۚ وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰی ﴿۸۱﴾ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ

اترے اور جس پر میرا غضب اترا بے شک وہ گرا ف۱۱۶ اور بے شک میں بہت

لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ﴿۸۲﴾ وَ مَاۤ اَعْجَلَكَ

بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی ف۱۱۷ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ف۱۱۸ اور تو نے اپنی قوم سے

عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤی اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ

کیوں جلدی کی اے موسیٰ ف۱۱۹ عرض کی وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف

اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ

میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ف۱۲۰ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۲۱ بلا میں ڈالا

وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ

اور انھیں سامری نے گمراہ کر دیا ف۱۲۲ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ف۱۲۳ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۲۴

قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ

کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف۱۲۵ کیا تم پر مدت لمبی گزری

الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف

مَّوْعِدِیْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا

کیا ف۱۲۶ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے

مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَی السَّامِرِیُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ

اس قوم کے گہنے کے ف۱۲۷ تو ہم نے انھیں ف۱۲۸ ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈالا ف۱۲۹ تو اس نے

لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰی فَنَسِیَ ﴿۸۸﴾ؕ

ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا ف۱۳۰ تو بولے ف۱۳۱ یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود تو موسیٰ

اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ۬ وَّ لَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ع

بھول گئے ف۱۳۲ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ف۱۳۳ انھیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی برے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ف۱۳۴

ف۱۱۶ جہنم میں اور ہلاک ہوا ف۱۱۷ شرک سے ف۱۱۸ تادمِ آخر ف۱۱۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انھیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرمادیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا، وَمَآ اَعْجَلَكَ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

ف۱۲۰ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا (مدارک)

ف۱۲۱ جنھیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑ آئے ہے

ف۱۲۲ گوسالہ پرستی کی دعوت دیکر مسئلہ اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی دینی پیشواؤں نے ہدایت کی اولیا نے حاجت روائی فرمائی بزرگوں نے بلا دفع کی مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں منشاء و سبب کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن) ف۱۲۳ چالیس دن پورے کر کے توریت لیکر ف۱۲۴ ان کے حال پر ف۱۲۵ کہ وہ تمھیں توریت عطا فرمائیگا جس میں ہدایت ہے نور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں۔

ف۱۲۶ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے۔

ف۱۲۷ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لیے تھے۔

ف۱۲۸ سامری کے حکم سے آگ میں۔

ف۱۲۹ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی۔

ف۱۳۰ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو، ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاک زیرِ قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔

ع ۱۳ ۱۲

ف۱۳۱ سامری اور اس کے متبعین ف۱۳۲ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اس کو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے (معاذ اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نسی کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔ ف۱۳۳ بچھڑا ف۱۳۴ خطاب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ
اور بیشک ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں

رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ
پڑے ف۱۳۵ اور بیشک تمھارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے رہیں گے ف۱۳۶

عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ
جب تک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں ف۱۳۷ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمھیں کس بات نے

رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا
روکا تھا جب تم نے انھیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے ف۱۳۸ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ

تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ
میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾
ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا ف۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ف۱۴۰

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ
بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا ف۱۴۱ تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے

فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ
ڈال دیا ف۱۴۲ اور میرے جی کو یہی بھلا لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴ کہ دُنیا کی زندگی میں تیری

فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ
سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے چھو نہ جا ف۱۴۶ اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۴۷

وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ
جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ کہ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر

فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ
ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمھارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم

ف۱۳۵ تو اُسے نہ پوجو ف۱۳۶ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمھاری بات نہ مانیں گے ف۱۳۷ اس پر ہارون علیہ السلام اُن سے علیحدہ ہو گئے اور اُن کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنھوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آ کر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور۔

ف۱۳۸ اور مجھے خبر دے دیتے یعنی جب انھوں نے تمھاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آ ملے کہ تمھارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

ف۱۳۹ یہ سن کر حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ۔

ف۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا۔

ف۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا اور وہ اسپ حیات پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشانِ قدم کی خاک لے لوں

ف۱۴۲ اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا۔

ف۱۴۳ اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

ف۱۴۴ دُور ہو جا۔

ف۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے۔

ف۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھُوئے لوگوں سے ملنا اُس کے لیے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کردی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا ف۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دُنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر ف۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا ف۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطبہ فرما کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا۔

شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ

محیط ہے ہم ایسا ہی تمھارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے

اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ ۚۖ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ

تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ف۱۵۰ جو اس سے منہ پھیرے و۱۵۱ تو بیشک وہ قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ ۙ يَّوْمَ

ایک بوجھ اٹھائے گا و۱۵۲ وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے و۱۵۳ اور وہ قیامت کے دن اُن کے حق میں کیا ہی بُرا بوجھ ہوگا۔

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ ۚۖ يَّتَخَافَتُوْنَ

جس دن صور پھونکا جائے گا و۱۵۴ اور ہم اُس دن مجرموں کو و۱۵۵ اٹھائیں گے نیلی آنکھیں و۱۵۶ آپس میں چپکے چپکے کہتے

بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ

ہوں گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات و۱۵۷ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ ف۱۵۸ کہیں گے، جبکہ ان میں

اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ؑ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ

سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے و۱۵۹ اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ف۱۶۰

فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ ۙ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ ۙ لَّا تَرٰى

تم فرماؤ انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں نیچا

فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ ؕ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ

اُونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے و۱۶۱ اس میں کجی نہ ہوگی و۱۶۲

خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ

اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور و۱۶۳ پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز و۱۶۴ اس دن

لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے و۱۶۵ اذن دے دیا اور اس کی بات پسند فرمائی

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَ

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے و۱۶۶ اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ف۱۶۷ اور

ف۱۵۰ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکرِ عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لیے اس کتابِ کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں امم ماضیہ کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں۔

و۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے۔

و۱۵۲ گناہوں کا بارِ گراں۔

و۱۵۳ یعنی اس گناہ کے عذاب میں

و۱۵۴ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لیے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے

و۱۵۵ یعنی کافروں کو اس حال میں و۱۵۶ اور کالے منہ۔

ف۱۵۷ آخرت کے احوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انھیں زندگانی دُنیا کی مُدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

و۱۵۸ آپس میں ایک دوسرے سے۔

و۱۵۹ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دُنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے۔

و۱۶۰ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ع ۵ ۱۵ ۱۴

و۱۶۱ جو انھیں روزِ قیامت موقف کی طرف بلائے گا اور ندا کریگا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے۔

و۱۶۲ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کر سکے گا۔

و۱۶۳ ہیبت و جلال سے۔

و۱۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔

و۱۶۵ شفاعت کرنے کا۔

و۱۶۶ یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دُنیا و آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کا علم بندوں کے ذات و صفات اور جملہ حالات کو محیط ہے۔

و۱۶۷ یعنی تمام کائنات کا علم ذات الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس کی ذات کا ادراک علومِ کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسمار و صفات اور آثارِ قدرت و شیون حکمت سے پہچانا جاتا ہے۔ شعر۔ کجا دریابد اور اعقل چالاک ؛ کہ او بالاتر است از حدِ ادراک ؛ نظر کن اندر اسمار و صفاتش ؛ کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش ؛ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ علوم خلق معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر مآل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾
سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رہنے والے کے حضور ف۱۶۸ اور بیشک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا ف۱۶۹

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا
اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اُسے زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان

هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ
کا ف۱۷۰ اور یونہی ہم نے اسے عربی قرآن اُتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے

الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
وعدے دیئے ف۱۷۱ کہ کہیں انھیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے

الْمَلِكُ الْحَقُّۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ
اللہ سچا بادشاہ ف۱۷۳ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمھیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴

وَحْیُهٗ٘ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ
اور عرض کرو اے میرے ربّ مجھے علم زیادہ دے اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم

قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ
تو سب سجدہ میں گرے مگر ابلیس اس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بی بی کا

وَلِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا
دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے، پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بیشک تیرے لیے

تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾
جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ف۱۷۸

فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ
تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمھیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹

ف۱۶۸ اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا۔ کسی میں سرکشی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور تام ہوگا ف۱۶۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا، جس نے شرک کیا ٹوٹے میں رہا، اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیرِ بار ہو کر موقف قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون۔

ف۱۷۰ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے، کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کار آمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل بے کار۔

ف۱۷۱ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر۔

ف۱۷۲ جس نے انھیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں۔

ف۱۷۳ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج

ف۱۷۴ شانِ نزول جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرما دی۔

ف۱۷۵ کہ شجرۂ ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔

ع ۱۱/۶ ۱۵

ف۱۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا۔

ف۱۷۷ اور اپنی غذا اور خوراک کے لیے زمین جوتنے کھیتی کرنے، دانہ نکالنے پیسنے پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے۔ اس لیے اس تمام محنت کے نسبت صرف حضرت آدم علیہ السّلام کی طرف فرمائی گئی۔

ف۱۷۸ ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے۔

ف۱۷۹ جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔

ف۱۸۰ اور اس میں زوال نہ آئے ف۱۸۱ یعنی بہشتی لباس ان کے جسم سے اُتر گئے ف۱۸۲ استر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لیے ف۱۸۳ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے اور بارگاہ الٰہی میں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی ف۱۸۴ یعنی کتاب اور رسول
ف۱۸۵ یعنی دنیا میں۔

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۱۸۰ تو ان دونوں نے اس میں سے کھا لیا۔ اب اس پر ان کی شرم کی
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾
چیزیں ظاہر ہوئیں ف۱۸۱ اور جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا
ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا
اس کی راہ نہ پائی ف۱۸۳ پھر اس کے رب نے چُن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی، فرمایا تم دونوں مل کر
جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬
جنت سے اُترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ
تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے
عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾
مُنہ پھیرا ف۱۸۷ تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ
کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس
اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ
ہماری آیتیں آئی تھیں ف۱۹۰ تو نے انھیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لیگا ف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں
مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ
جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے
وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ
دیرپا ہے تو کیا انھیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک کر دیں ف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے
فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۹۳ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف۱۹۴ اور اگر تمھارے رب کی ایک

ف۱۸۶ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔

ف۱۸۷ اور میری ہدایت سے روگردانی کی۔

ف۱۸۸ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتار حرص ہو جائے اور کثرتِ مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر اور سکون قلب میسر نہ ہو دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مؤمن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیاتِ طیبہ کہتے ہیں قال تعالیٰ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے، کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کیے جاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

(شانِ نزول) یہ آیت اسود بن عبد العزیٰ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے، جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں اور آخرت کی تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائیگی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوفِ خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے

ع ۱۳ ۱۶

(تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ) ف۱۸۹ دنیا میں ف۱۹۰ تو ان پر ایمان نہ لایا اور ف۱۹۱ جہنم کی آگ میں جلا کرے گا ف۱۹۲ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں ف۱۹۳ یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں ف۱۹۴ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام بُرا ہے۔

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا

بات نہ گزر چکی ہوتی ف١٩٥ تو ضرور عذاب انھیں ف١٩٦ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف١٩٧ تو ان کی باتوں پر صبر

يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ

کرو اور اپنے ربّ کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف١٩٨ اور اس کے ڈوبنے سے پہلے

وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا

ف١٩٩ اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف٢٠٠ اور دن کے کناروں پر ف٢٠١ اس امید پر کہ تم راضی ہو ف٢٠٢ اور اے

تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ

سُننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی ف٢٠٣

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ

کہ ہم انھیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف٢٠٤ اور تیرے ربّ کا رزق ف٢٠٥ سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا

وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ

حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف٢٠٦ ہم تجھے روزی دیں گے ف٢٠٧ اور انجام کا بھلا

لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ

پرہیزگاری کے لیے اور کافر بولے یہ ف٢٠٨ اپنے ربّ کے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف٢٠٩ اور کیا انھیں اس کا بیان

بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ

نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے ف٢١٠ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے

قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ

رسول کے آنے سے پہلے تو ف٢١١ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں

قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف٢١٢ تو تم بھی راہ دیکھو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

تو اب جان جاؤ گے ف٢١٣ کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

ع ٨ / ١٧

ف١٩٥ یعنی یہ کہ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی ف١٩٦ دنیا ہی میں ف١٩٧ یعنی روز قیامت ف١٩٨ اس سے نمازِ فجر مراد ہے ف١٩٩ اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف اخیر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں ف٢٠٠ یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو ف٢٠١ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبل غروب سے نمازِ عصر اور اطرافِ نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں ان کی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصف اوّل اور نصف آخر کے اطراف ملتے ہیں۔ نصف اوّل کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدار (مدارک و خازن)

ف٢٠٢ اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے کہ تمھیں اُمّت کے حق میں شفیع بنا کر تمھاری شفاعت قبول فرمائے اور تمھیں راضی کرے، جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

ف٢٠٣ یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ اسکو استحسان و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو۔ لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔

ف٢٠٤ اس طرح کہ جتنی ان پر نعمت زیادہ ہو اتنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں۔

ف٢٠٥ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں۔

ف٢٠٦ اور اس کا مکلف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ

ف٢٠٧ اور انھیں بھی تو روزی کے غم میں نہ پڑ اپنے دل کو امر آخرت کے لیے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اس کی کارسازی کرتا ہے۔

ف٢٠٨ یعنی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف٢٠٩ جو ان کی صحت نبوت پر دلالت کرے باوجودیکہ آیاتِ کثیرہ آ چکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا۔ پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انھوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے۔ اس کے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف٢١٠ یعنی قرآن اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسے اعظم آیات ہیں ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے ف٢١١ روز قیامت ف٢١٢ ہم بھی اور تم بھی **شانِ نزول** مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمھارے عقوبت و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں ف٢١٣ جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی۔

ف۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لیے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی کوئی نہایت نہیں۔

شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی، پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمھیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کُل شے کا علم بھی علمِ الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو۔

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری

مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

میں تو میں تم جیسا ہوں ف۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے ف۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ف۲۲۴

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مریم مکی ہے اور اس میں اٹھانوے ۹۸ آیات اور چھ ۶ رکوع ہیں ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

اپنے رب کو آہستہ پکارا ف۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی ف۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا

شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ

ف۴ اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا

وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾

ڈر ہے ف۶ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے ف۷

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ

وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اُسے پسندیدہ کر ف۸ اے زکریا

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾

ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ

عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور بڑھاپے میں سوکھ جانے

ف۲۲۲ کہ مجھ پر بشری عوارض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورتِ خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء علیہم السلام اوصافِ بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حدِ بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاءِ اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوارِ حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو بہرحال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں اس آیتِ کریمہ میں آپ کو ظاہری صورتِ بشریہ کے بیان کا اظہارِ تواضع کے لیے حکم فرمایا گیا۔ یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (خازن) **مسئلہ** کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحابِ عزت و عظمت بہ طریقِ تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لیے روا نہیں ہوتا دوئم یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے فضائلِ جلیلہ و مراتبِ رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصفِ عام سے ذکر کرنا جو ہر کہہ و مہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے سوئم یہ کہ قرآنِ کریم میں جابجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد آیت يُوْحٰٓى اِلَيَّ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے ف۲۲۳ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۲۲۴ شرکِ اکبر سے بھی بچے اور ریا سے بھی جس کو شرکِ اصغر کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے دور رہے گا۔

ف۱ سورۂ مریم مکیہ ہے اس میں چھ ۶ رکوع اٹھانوے ۹۸ آیتیں سات سو اسی ۷۸۰ کلمے ہیں اور تین ہزار سات سو اسی ۳۷۸۰ حرف ہیں۔ ف۲ کیونکہ اخفاء ریا سے دور اور اخلاص سے معمور ہوتا ہے نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اسی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا احتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لیے بھی اس دعا کا اخفاء مناسب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ضعفِ پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہو گئی تھی (مدارک خازن) ف۳ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایت کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قویٰ کا حال محتاج بیان ہی نہیں ف۴ کہ تمام سر سفید ہو گیا ف۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات

کیا ف۷ چچازاد وغیرہ کا کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں۔ جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے ف۷ اور میرے علم کا حامل ہو۔
ف۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دُعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا ف۹ یہ سوال استبعاد نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا ف۱۰ تمھیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے

مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ

کی حالت کو پہنچ گیا ف۹ فرمایا ایسا ہی ہے ف۱۰ تیرے ربّ نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ

نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا ف۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

دیدے ف۱۲ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر ف۱۳ تو اپنی قوم پر مسجد سے

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾ يٰيَحْيٰى

باہر آیا ف۱۴ تو انھیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ف۱۵ اے یحیی

خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

کتاب ف۱۶ مضبوط تھام اور ہم نے اُسے بچپن ہی میں نبوت دی ف۱۷ اور اپنی طرف سے مہربانی ف۱۸

زَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

اور ستھرائی ف۱۹ اور کمال ڈر والا تھا ف۲۰ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست نافرمان نہ تھا ف۲۱

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع وَاذْكُرْ

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا ف۲۲ اور کتاب

فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ ۙ فَاتَّخَذَتْ

میں مریم کو یاد کرو ف۲۳ جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ف۲۴ تو ان سے ادھر

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾

ف۲۵ ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا ف۲۶ وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا

کے روپ میں ظاہر ہوا۔ بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا

رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی

ف۱۱ تو جو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب۔
ف۱۲ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی معرفت ہو۔
ف۱۳ صحیح سالم ہو کر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے، جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔
ف۱۴ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پس محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لیے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا گفتگو نہیں فرما سکتے تھے یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے۔
ف۱۵ اور حسب عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا
ف۱۶ یعنی توریت کو۔
ف۱۷ جب آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمالِ عقل و دانش خوارق عادات میں سے ہے اور جب بکرمہٖ تعالیٰ یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں لہٰذا اس آیت میں حکم نبوت مراد ہے یہی قول صحیح ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہم توریت اور فقہ فی الدین بھی مراد لی ہے (خازن و مدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا۔ مَا لِلْعُبِ خُلِقْنَا ہم کھیل کے لیے پیدا نہیں کیئے گئے۔
ف۱۸ عطا کی اور ان کے دل میں رقت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔
ف۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے ف۲۰ اور آپ خوفِ الٰہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسارِ مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے ف۲۱ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع ف۲۲ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں۔ کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اس لیے ان تینوں موقعوں پر نہایت وحشت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اکرام فرمایا کہ انھیں ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی ف۲۳ یعنی اے سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنایئے تاکہ انھیں ان کا حال معلوم ہو ف۲۴ اور اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لیے خلوت میں بیٹھیں ف۲۵ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان ف۲۶ جبریل علیہ السلام۔

ف۲۷ یہی منظورِ الٰہی ہے کہ تمھیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے ف۲۸ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف۲۹ اور اپنی قدرت کی برہان ف۳۰ اُن کے لیے جو اس کے دین کا اتباع کریں، اس پر ایمان لائیں ف۳۱ علمِ الٰہی میں اب نہ رد ہو سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور اُن کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا مُنہ میں دم کیا اور وہ بقدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی ف۳۲ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہُوا وہ ان کا چچا زاد بھائی یوسف نجار ہے جو بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب معلوم ہُوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے حضرت مریمؑ سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے۔ ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجیے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو۔ حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کُن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئی تھیں اس لیے وہ خدمتِ مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لیے وہ بیت لحم میں چلی گئیں ف۳۳ جس کا درخت جنگل میں خشک ہو گیا تھا وقت تیز سردی کا تھا آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت کے اندیشہ سے ف۳۴ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف۳۵ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑھی زمین پر ماری تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا ف۳۷ جو زچہ کے لیے بہترین غذا ہیں ف۳۸ اپنے فرزند عیسیٰ سے ف۳۹ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے ف۴۰ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور ان کا کلام حجتِ قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہُوئے مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہیے ؎ جوابِ جاہلاں باشد خموشی مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ف۴۱ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور ف۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں ایک نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لیے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ انکا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں ف۴۳ یعنی عمران ف۴۴ حنہ ف۴۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے

وَلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یوں ہی ہے ف۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ

عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾

یہ ف۲۸ مجھے آسان ہے اور اس لیے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ف۲۹ کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ف۳۰ اور

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ

یہ کام ٹھہر چکا ہے ف۳۱ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی ف۳۲ پھر اسے جننے کا درد

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا

ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف۳۳ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری

مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ

ہو جاتی تو اُسے ف۳۴ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف۳۵ بیشک تیرے رب نے تیرے نیچے

سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

ایک نہر بہا دی ہے ف۳۶ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی ف۳۷

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْۤ

تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف۳۸ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے ف۳۹ تو کہہ دینا میں نے

اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ ۚ فَاَتَتْ بِهٖ

آج رحمان کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ف۴۰ تو اسے گود

قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰۤاُخْتَ

میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴۱ بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بُری بات کی اے ہارون کی بہن

هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ ۖ فَاَشَارَتْ

ف۴۲ تیرا باپ ف۴۳ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۴۴ بدکار اس پر مریم نے

اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّىْ

بچے کی طرف اشارہ کیا ف۴۵ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے ف۴۶ بچہ نے فرمایا میں ہوں

کہو اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور ف۴۶ یہ گفتگو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ
ہوئے اور داہنے دستِ مبارک سے اشارہ کرکے کلام شروع کیا ف۴۷ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انھیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے، کیونکہ آپ کی
نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک وتعالیٰ پر لگتی تھی اس لیے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برارت بیان کرنے سے پہلے

عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ

اللہ کا بندہ ف۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانیوالا (نبی) کیا ف۴۸ اور اس نے مجھے مبارک کیا

مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۪ۖ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا

ف۴۹ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں

بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

سے اچھا سلوک کرنیوالا ف۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر ف۵۱ جس دن میں پیدا

وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ

ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ف۵۲ یہ عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات جس میں

الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ

شک کرتے ہیں ف۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے

سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ؕ﴿۳۵﴾ وَ اِنَّ اللّٰهَ

پاکی ہے اس کو ف۵۴ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ

رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

نے کہا بیشک اللہ رب ہے میرا اور تمھارا ف۵۵ تو اس کی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے پھر جماعتیں آپس میں مختلف

مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾

ہو گئیں ف۵۶ تو خرابی ہے کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے ف۵۷

اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ

کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ف۵۸ مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں

مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ

ہیں ف۵۹ اور انھیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ف۶۰ جب کام ہو چکے گا ف۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں

وَّ هُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَیْهَا وَ اِلَیْنَا

ف۶۲ اور نہیں مانتے بے شک زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہم ہونگے ف۶۳ اور وہ

اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہو گئی جو والدہ پر لگائی جاتی، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرتبہ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے، بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت نہایت پاک اور طاہر ہے۔

ف۴۸ کتاب سے انجیل مراد ہے، حسن کا قول ہے کہ آپ بطنِ والدہ ہی میں تھے کہ آپ کو توریت کا الہام فرما دیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے۔ بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب کی ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔

ف۴۹ یعنی لوگوں کے لیے نفع پہنچانے والا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا

ف۵۰ بنایا۔

ف۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی

ف۵۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی برارت وطہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں (خازن)

ف۵۳ کہ یہود تو انھیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انھیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے۔

ف۵۴ اس سے۔

ف۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں۔

ف۵۶ اور حضرت عیسیٰؑ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہو گئے ایک یعقوبیہ ایک نسطوریہ ایک ملکانیہ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا، پھر آسمان پر چڑھ گیا نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب

وقف لازم

تک چاہا اُسے زمین پر رکھا پھر اُٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مؤمن تھا (مدارک) ف۵۷ بڑے دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔
ف۵۸ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دے گا، جب انھوں نے دُنیا میں دلائلِ حق کو نہیں دیکھا اور اللہ کے مواعید کو نہیں سنا، بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریق تہدید ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں ف۵۹ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے اندھے بنے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انھوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا ف۶۰ حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازل جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کیے گئے تو انھیں ندامت وحسرت ہو گی کہ کاش وہ دُنیا میں ایمان لے آئے ہوتے ف۶۱ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہنچیں گے ایسا سخت دن درپیش ہے ف۶۲ اور اس دن کے لیے کچھ فکر نہیں کرتے ف۶۳ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہیں گے۔

يَرْجِعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

ہماری ہی طرف پھریں گے ف۶۴ اور کتاب میں ف۶۵ ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق ف۶۶ تھا (نبی)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ

غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۶۷ اے میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور

عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ

نہ کچھ تیرے کام آئے ف۶۸ اے میرے باپ بیشک میرے پاس ف۶۹ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۷۰ میں تجھے

اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

سیدھی راہ دکھاؤں ف۷۱ اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف۷۲ بیشک شیطان

كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ

رحمٰن کا نافرمان ہے اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب

مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ

پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہو جائے ف۷۳ بولا کیا تو میرے خداؤں سے منہ

اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک اگر تو ف۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَ

ف۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ف۷۶ قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ف۷۷ بیشک وہ

اَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۡ عَسٰۤى اَلَّاۤ

مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہو جاؤں گا ف۷۸ تم سے اور ان سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے

اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ

رب کو پوجوں گا ف۷۹ قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ف۸۰ پھر جب ان سے اور اللہ کے سوا اور ان کے معبودوں سے

دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَ

کنارہ کر گیا ف۸۱ ہم نے اسے اسحٰق ف۸۲ اور یعقوب ف۸۳ عطا کیے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا اور

ف۶۴ ہم انھیں ان کے اعمال کی جزاء دیں گے ف۶۵ یعنی قرآن میں ف۶۶ یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکامِ الٰہیہ کو بجالائے۔

ف۶۷ یعنی آزر بُت پرست سے۔

ف۶۸ یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے اس کا وہی مستحق ہوسکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بُت جیسی ناکارہ مخلوق مدعا یہ ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۶۹ میرے رب کی طرف سے معرفت الٰہی کا۔

ف۷۰ میرا دین قبول کر۔

ف۷۱ جس سے تو قربِ الٰہی کی منزل مقصود تک پہنچ سکے۔

ف۷۲ اور اس کی فرمانبرداری کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔

ف۷۳ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو اس نصیحت لطف آمیز اور ہدایت دل پذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں

ف۷۴ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے۔

ف۷۵ تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

ف۷۶ یہ سلام متارکت تھا

ف۷۷ کہ وہ تجھے توفیق توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے

ف۷۸ شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے۔

ف۷۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے۔

ف۸۰ اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لیے یہ بات نہیں اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا۔

ف۸۱ ارضِ مقدسہ کی طرف ہجرت کر کے۔

ف۸۲ فرزند۔

ف۸۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لیے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزاء ملی کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے۔

ف۸۴ کہ اموال و اولاد بکثرت عنایت کیے ف۸۵ کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثنا کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے ف۸۶ طور ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر اور مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی یٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا ف۸۷ مرتبہ قرب عطا فرمایا حجاب مرتفع کیے یہاں تک کہ آپ نے صریرِ اقلام سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ف۸۸ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع ٣/٦

ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی ف۸۴ اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی ف۸۵

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ

اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی ف۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۸۷ اور اپنی رحمت سے

مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ

اس کا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) ف۸۸ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو ف۸۹

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ

بے شک وہ وعدے کا سچا تھا ف۹۰ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں

اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي

کو ف۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے رب کو پسند تھا ف۹۲ اور کتاب میں

الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

ادریس کو یاد کرو ف۹۳ بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا ف۹۴

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَ

یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ف۹۵ اور

مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ

ان میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ف۹۶ اور ابراہیم ف۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے ف۹۸ اور ان

هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ

میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا ف۹۹ جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے

بُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا

اور روتے ف۱۰۰ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے ف۱۰۱ جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں

السجدة ۵

ف۸۹ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہیں ف۹۰ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہیے جب تک میں واپس آؤں آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ۔

ف۹۱ اور اپنی قوم جرہم کو جن کی طرف آپ مبعوث تھے

ف۹۲ بسبب اپنے طاعت و اعمال و صبر و استقلال و احوال و خصال کے

ف۹۳ آپ کا نام اخنوخ ہے آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علمِ نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کیے اور کتبِ الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔

ف۹۴ دنیا میں انہیں علو مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہی صحیح تر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمانِ چہارم پر دیکھا، حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو جنت میں لے گئے آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلیے فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لیے کیوں کہتے ہو اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انہیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں ف۹۵ یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح ف۹۶ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں ف۹۷ کی اولاد سے حضرت اسماعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب ف۹۸ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم وسلامہ ف۹۹ شرحِ شریعت و کشفِ حقیقت کے لیے ف۱۰۰ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خضوع و خشوع اور خوف سے روتے

اور سجدے کرتے تھے۔ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سننا اور رونا مستحب ہے ف۱۰۱ مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے ف۱۰۲ اور بجائے طاعتِ الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا ف۱۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنیوالے ہوں اور جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔

الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

کے پیچھے ہوئے ف۱۰۲ تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے ف۱۰۳ مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ

کیے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا ف۱۰۴ بسنے کے باغ

عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے ف۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا ف۱۰۶ بیشک اس کا وعدہ آنے

مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً

والا ہے وہ اس میں کوئی بے کار بات نہ سنیں گے مگر سلام ف۱۰۷ اور انھیں اس میں انکا رزق ہے صبح

وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

و شام ف۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیزگار ہے اور

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ

جبریل نے محبوب سے عرض کی ف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور

ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۱۱ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا

فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ

مالک تو اُسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو ف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے

الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ

کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا ف۱۱۳ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ

نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱۱۴ تو تمہارے رب کی قسم ہم انھیں ف۱۱۵ اور شیطانوں سب

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ

انھیں کو گھیر لائیں گے ف۱۱۶ اور انھیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ف۱۱۷ ہر

ف۱۰۴ اور ان کے عمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

ف۱۰۵ ایمان دار صالح و تائب

ف۱۰۶ یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مشاہدہ نہیں کرتے۔

ف۱۰۷ ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا۔

ف۱۰۸ یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں۔ اہلِ جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے۔ یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

ف۱۰۹ **شانِ نزول** بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا اے جبریل تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۱۰ یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اس کے حکم و مشیت کے تابع ہیں وہ ہر حرکت و سکون کا جاننے والا ہے اور غفلت نسیان سے پاک ہے۔ ع ١٥

ف۱۱۱ جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے۔

ف۱۱۲ یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام اللہ نہیں رکھا۔

ف۱۱۳ انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کیے جانے کے منکر تھے جیسے کہ ابی بن خلف اور ولید بن مغیرہ انھیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کی شانِ نزول ہے۔

ف۱۱۴ تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔

ف۱۱۵ یعنی منکرینِ بعث کو ف۱۱۶ یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا ف۱۱۷ کفار کے۔

شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ

گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بیباک ہوگا ف۱۱۸ پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں

هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا

بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو ف۱۱۹ تمہارے رب کے ذمے پر یہ

مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَ

ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۱۲۱ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دینگے گھٹنوں کے بل گرے اور

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ

جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر ف۱۲۲ مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا

الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے ف۱۲۳ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپا دیں ف۱۲۴

هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ

کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے

الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا

ف۱۲۵ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ف۱۲۶ یا

السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَ

قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ف۱۲۸ اور

يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

جنہوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انھیں اور ہدایت بڑھائیگا ف۱۳۰ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱ تیرے

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ

رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲ تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے

لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب کو جھانک آیا ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے۔

ف۱۱۸ یعنی دخول نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اشد ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کیے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔

ف۱۱۹ نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی حسن و قتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔

ف۱۲۰ یعنی ورود جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔

ف۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو۔

ف۱۲۲ مثل نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بنا ؤ سنگار کر کے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کر کے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر۔

ف۱۲۳ مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کیے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں۔

ف۱۲۴ امتیں ہلاک کر دیں۔

ف۱۲۵ دنیا میں اس کی عمر دراز کر کے اور اس کو اس کی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر۔

ف۱۲۶ دنیا کا قتل و گرفتاری

ف۱۲۷ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے

ف۱۲۸ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انھوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔

ف۱۲۹ اور ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۱۳۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دیکر

ف۱۳۱ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لیے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔ ف۱۳۲ بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں ف۱۳۳ **شانِ نزول** بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن ارت کا زمانۂ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا۔ جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو حضرت خباب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا حضرت خباب نے کہا ہاں، عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑیے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کر دوں گا اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ف۱۳۴ اور اس نے لوح محفوظ دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی۔